حرام دینے چھٹکارا ہو سکتا ہے۔ تو حرام کی یہ رقم بھی دینی جائز نہیں۔ اس صورت میں کسی اور کو دے کر اس کا چھٹکارا حرام سے کر دے۔ لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اس ملازمت سے بھی استعفیٰ دے دے۔ حرام دے کر حرام سے چھٹکارا حاصل کرنے کی اجازت دینے کا یہ مطلب نہیں کہ آئندہ کے لئے بھی یہ سلسلہ حرام قائم رکھے بلکہ گذشتہ تنخواہ حرام کی جو وصول کر چکا ہے یا ٹھیکہ دار کے ذمہ ہے اس کے متعلق یہ فیصلہ ہے۔ عبداللہ امرتسری

کسب کا بیان

آڑھت اور کمیشن

سوال (۱) کمیشن یا آڑھت کا کاروبار کرنا شرعی حیثیت سے کیسا ہے؟ جائز ہے یا ناجائز؟ اگر جائز ہے تو حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے جو روایات مروی ہیں ان کا کیا مطلب ہے؟ حدیث پاک صفحہ ۲۹۹ بخاری شریف کتاب البیوع میں درج ہے۔ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

اس کی تشریح حضرت ابن عباس لفظ سمسار سے فرماتے ہیں اور سمسار کی جو تفسیر مفسرین نے کی ہے وہ ہم کمیشن ایجنٹوں پر صادق آتی ہے۔

(۲) مذکورہ کاروبار ہی ایک آڑھت ہے اور دوسرا کمیشن آڑھت مال کے فروخت کنندہ سے لیا جاتا ہے اور کمیشن خریدار سے یہ دو طرفہ کمیشن آڑھت لینا کہاں تک صحیح ہے اور کمیشن جو خریدار سے لیا جاتا ہے اس کی ابتدا ہندؤں نے اس بنیاد پر کی تھی کہ چونکہ خریدار رقم تین چار یوم بعد دیتا ہے یہ اس کا معاوضہ تھا لیکن اب یہ صورت نہیں ہے اور اب نقد رقم ہو تب بھی اور ادھار ہو تو بھی بہر حال خریدار سے کمیشن وصول کیا جاتا ہے بعض صورتوں میں تو خریدار رقم پیشگی بھی دے دیتے ہیں۔ اور کمیشن مقررہ شرح سے زیادہ دے دیتے ہیں اس لئے کہ ان کو مال زیادہ ملے۔ اور ان کے بیوپاری زیادہ بنیں۔

اس وضاحت کا مطلب یہ ہے کہ اب ہندؤں والا نقطۂ نظر نہیں رہا بلکہ ابتدا اس نقطہ نظر سے ہوئی تھی۔ اب ادھار، نقد کا کوئی سوال نہیں ہے۔

(۳) باہر سے بیوپاری ہمارے پاس مال (کپاس) لاتے ہیں اور ہم اس کو کارخانہ دار کے پاس شرط پر تول دیتے ہیں کہ اس کا نرخ دو ماہ کے اندر اندر جو چاہو طے کر لیں گے اور مال پہنچتے ہی فی صد رقم بھی لے لیتے ہیں۔ اس کو ہماری کاروباری اصطلاح میں (مدہ) کہتے ہیں۔ یعنی مدت متعینہ پہ مال دینا اس کی

شرعی حیثیت کیا ہے؟

میں چونکہ خود آڑھت کا کام کرتا ہوں، کام شروع کرتے وقت سرسری طور پر تسلی کی تھی، چونکہ یہ کاروبار عام ہو رہا ہے اور ہم مسلمان ہی کر رہے ہیں اس لئے زیادہ تحقیق کی توجہ نہیں دی۔ اب حدیث کا مطالعہ کرتے ہوئے مذکورہ حدیث اور اس کی تشریح سامنے آئی جس سے میں پریشانی میں گیا ہوں کہ کہیں میں کسب حرام میں تو مبتلا نہیں ہوں، یہ بہت افسوس کا مقام ہے کہ بہت سارے گناہ کے کام اتنے عام ہو گئے ہیں کہ اب ہم ان کو گناہ سمجھتے ہی نہیں اس لئے میں پریشانی میں ہوں کہ ہو سکتا ہے یہ کاروبار بھی گناہ ہی ہو لیکن اس کی عمومیت کی وجہ سے اس کے گناہ ہونے کی حیثیت ختم ہو گئی ہو۔ خدا کے لئے جواب جلدی دیجئے گا تاکہ اس کی راہنمائی میں میں کوئی قدم اٹھا سکوں۔ افادۂ عوام کے لئے اگر آپ اسے اخبار تنظیم اہل حدیث میں شائع فرما دیں تو یہ بہت ہی بہتر ہوگا۔ والسلام

محمد عمر، محمد عمر اینڈ کمپنی کمیشن ایجنٹ غلہ منڈی جہانیاں ضلع ملتان

جواب ۱، ۲ آڑھت کا کاروبار جائز ہے جس کی دلیل یہ ہے کہ جہاں سودا ہوتا ہے اس زمین کا وہ ٹھیکہ دیتا ہے یا وہ آڑھتی کی ملک ہوتی ہے تو اس کے عوض آڑھت کی شکل میں اس کا کرایہ وصول کرتا ہے جیسے مکانات کے کرائے ہوتے ہیں اور وہ فروخت کے دوسرے انتظامات بھی کرتا ہے جیسے غشیانہ، مزدوری وغیرہ وغیرہ۔ اس بنا پر آڑھت جائز ہے خواہ خریدار اور فروخت کرنے والے دونوں سے لے بہر صورت اس کی شکل کرایہ وغیرہ کی ہے اور یہ چیز شرعاً ثابت ہے کیونکہ یہ دلالی کی قسم سے ہے خواہ اس کا نام کمیشن رکھا جائے یا آڑھت۔

ہندوؤں نے جس بنا پر اس کو شروع کیا تھا اس کی شکل سود کی تھی اب سود کی شکل نہیں رہی اس لئے وہ شے بھی ختم ہو گئی۔

حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ کی حدیث دلالی کے متعلق ہے اور دلالی بھی اس حدیث سے جائز ثابت ہوتی ہے صرف ایک صورت منع فرمائی ہے کہ شہری، جنگلی کا دلال نہ بنے۔ یہاں اب کوئی جنگلی نہیں دیہات کے لوگ شرعاً جنگلی نہیں جنگلی وہ لوگ ہیں جن کو شہری حالات کا پتہ نہیں ہوتا اور وہ آبادی سے بہت دور رہتے ہیں۔

شہری کو، جنگلی کا دلال بننا اس لئے منع ہے کہ دلال ایسے ناواقف لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور شہریوں

کا لحاظ کرتے ہیں اس لئے حکم ہے کہ جاہلوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیا جائے وہ سودا اپنا آپ ہی فروخت کرے، ہاں بغیر دلال کے، خیر خواہی کے طور پر اگر کوئی اس کا سودا فروخت کر دے تو منع نہیں۔

(۳) تیسری صورت جائز نہیں کیونکہ بیع میں قیمت اسی وقت مقرر ہونی چاہیئے ہاں جواز کی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ جو مال آڑھتی کے پاس ہے وہ گروی سمجھ لیا جائے اور مالک مال کو آڑھتی نے جو رقم دی ہے وہ قرض سمجھ لی جائے اور وقت مقرر کر لیا جائے کہ فلاں وقت تک قرضہ ہے اگر ادا نہ کیا گیا تو وہ شے فروخت کر کے اس سے پیسے پورے کر لئے جائیں گے مگر اس صورت میں آڑھت یا کمیشن نہیں لیا جائے گا۔ صرف اتنا لیا جائے گا جتنا فی صد رقم نہ لینے والے سے لیا جاتا ہے کیونکہ تول تولائی کی اُجرت اور خشیانہ اور مزدوروں کی محنت کا معاوضہ کچھ ہوتا ہے۔ یہ ایک قسم کی دلالی بن جائے گی اور گروی شے کا حکم یہ ہے کہ۔

خدانخواستہ۔ ہلاک ہو جائے تو ہلاک ہونے کے وقت جو اس کا بھاؤ تھا اتنی اس کی قیمت لگائی جائے گی اگر قرضے کے برابر ہوئی تو معاملہ صاف ہو گیا اگر قرض سے کم ہوئی تو مقروض کو باقی قرضہ دینا پڑے گا۔ اور اگر بڑھ گئی تو زائد رقم مالک مال کی ضائع ہو گئی جس کے پاس مال ہے اسے بھرنی نہیں پڑے گی۔

فقط عبداللہ امرتسری روپڑی

جواب ۲:۔ منڈیوں میں دو طرح کی اُجرت ہوتی ہے ایک زمین کی ملکیت کی بنا پر لی جاتی ہے ایک دو شخصوں کے سودا بنانے پر پہلی ٹھیکہ کی قسم سے ہے جیسے کوئی شے کرایہ پر دے اس کے جواز میں تو کوئی شبہ نہیں۔ دوسری دلالی ہے یہ بھی احادیث سے ثابت ہے۔ مگر پہلی تو ہر صورت میں لے سکتا ہے کیونکہ وہ زمین کا کرایہ ہے۔ دوسری اگر دو شخصوں کا سودا بنائے تو لے ورنہ نہ لے، کیونکہ وہ محنت کا عوض ہے اگر بائع مشتری اتفاقیہ آپ ہی سودا کر لیں یا وہ دلال نہ بنانا چاہیں، تو یہ ان کو مجبور نہ کرے۔

عبداللہ امرتسری ۲۔ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ

علاج کر کے معاوضہ لینا

سوال:۔ ایک شخص ہے جس سے لوگ بھی فائدہ بکثرت اٹھاتے رہتے ہیں اور اس کو کچھ نہیں دیتے وہ اگر چارہ، بھوسہ وغیرہ۔ ان سے لے لیوے تو کیا جائز ہے؟

جواب:۔ قرآن مجید کے ساتھ جسمانی علاج کرے تو اس پر مقرر کر کے لینا درست ہے۔ چنانچہ

مشکوٰۃ باب الاجارہ میں بخاری کی روایت ہے۔ ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ۔ بہت حقدار شے جس پر تم اجرت لے سکتے ہو تو وہ کتاب اللہ ہے۔

آپ تو جڑی بوٹی کے علاج کرتے ہیں اس کا معاوضہ کیونکر جائز نہ ہوگا، بلکہ آپ سوال بھی نہیں کرتے ویسے ہی لوگ دے دیتے ہیں یہ بطریق اولیٰ درست ہوگا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوا کر اس کی اجرت دے دی چنانچہ مشکوٰۃ کے باب مذکور میں ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ علاج معالجہ کا عوض جائز ہے۔ مشرکوں بے دینوں سے بھی جائز ہے۔ بخاری کی اوپر کی حدیث میں مشرکوں اور کافروں ہی سے لینے کا ذکر ہے۔ عبداللہ امرتسری

بنک کی ملازمت

سوال ۔ آج کل جو بنک نکلے ہیں ان کی ملازمت کا کیا حکم ہے۔

صدر دین امام مسجد گھیاڈی ڈاک خانہ منڈی طاہر بٹی ضلع شیخوپورہ

جواب ۔ بنکوں میں چونکہ سود کا لین دین ہے اس لئے جائز نہیں حدیث میں سود کے لکھنے اور گواہی دینے والے پر لعنت آئی ہے۔ عبداللہ امرتسری

بے نماز کے گھر کا کھانا

سوال ۔ بے نماز کے گھر سے کھانے کا کیا حکم ہے۔

جواب ۔ بے نماز کی بابت صحیح یہی ہے کہ بالکل کافر ہے پس اس کے ساتھ کافروں کا سا سلوک چاہیئے۔ اور کفار کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ ان کے برتن بھی دھو کر برتے۔ ہاں مجبوری کی حالت میں کچھ حرج نہیں۔ اور جن کے نزدیک بے نماز کافر نہیں ان کے نزدیک فاسق و فاجر ہونے میں کوئی شبہ نہیں اور جو لوگ ایسے فاجروں فاسقوں سے نفرت نہیں کرتے ان کا ایمان خطرہ میں ہے۔ عبداللہ امرتسری

ادھیارہ کے منع کی صورت

سوال ۔ کسی جانور کو کسی سے اس شرط پر لینا کہ اس کے بچہ دینے کے بعد بچہ میں نصف تیرا

اور نصف میرا ہے کیا یہ جائز ہے؟

جواب - عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ حَقْلًا فَكُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ عَلَى أَنَّ لَنَا هٰذِهٖ وَلَهُمْ هٰذِهٖ فَرُبَمَا أَخْرَجَتْ هٰذِهٖ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا أَخْرَجَاهُ (کتاب البیوع منتقی)

یعنی بخاری اور مسلم میں رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ ہم انصار میں سب سے زیادہ زمین والے تھے زمین کرایہ پر اس شرط پر دیتے کہ اس میں اتنا ہمارا اور اتنا ان کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ چاندی کے ساتھ دینے سے منع نہیں کیا۔

یہ حدیث اگرچہ زمین کی بابت ہے۔ مگر صورت اس کی یہی ہے جو سوال میں مذکور ہے کیونکہ مزدوری ایک ٹکڑے کی آمدنی مقرر کی گئی ہے اور وجہ نہی کی یہ بتلائی ہے کہ کبھی یہ نکالتی کبھی وہ۔ جب مزدوری سالم بچہ بکری کا یا آدھا بچہ مقرر ہو گیا تو خدا جانے بچہ ہو یا نہ۔ جیسے یہ ٹکڑا زمین کا جو وہ مقرر کرتے تھے کبھی غلہ دیتا تھا کبھی نہ۔

اس کے علاوہ اور دلیل بھی ہے منتقی باب النہی ان یکون المنفع والاجر مجھولا میں مسند احمد کی ایک روایت نقل کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِسْتِيْجَارِ الْأَجِيْرِ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهٗ أَجْرَهٗ۔ یعنی کسی کو اجارہ پر لگانا جائز نہیں جب تک کہ اس کی اجرت بیان نہ کی جائے۔

اب ظاہر ہے کہ بکری کا بچہ سر دست موجود نہیں اس کا حال بھی معلوم نہیں کہ کیا ہو گا۔ کیا نہیں ہو گا اس لئے وہ مجہول ہے اور مجہول اجرت اس حدیث کی رو سے جائز نہیں اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ بچہ قربانی میں نہیں لگتا۔ بحکم ان اللہ طیب لا یقبل الا طیبا عبداللہ امرتسری

ادھیارہ کے جواز کی صورت

سوال - ایک شخص نے ایک بچھڑی جس کی قیمت پندرہ روپے ہے کسی کو دے دی کہ وہ پرورش کرے۔ جب وہ بڑی ہوئی تو اس کی قیمت دو صد روپیہ ہے کیا مالک کو ادھیارے کے طور پر آدھا بانٹ لینا جائز ہے۔

جواب ۔ مشکوٰۃ میں ہے۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ اِلَى الْيَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَطْرُ ثَمَرِهَا ۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ باب المساقاۃ والمزارعۃ)

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کی کھجوریں اور زمین یہود کے حوالے کردیں کہ وہ اپنے خرچ سے ان کو آباد کریں اور نصف آمد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہو۔ یہ حدیث مساقات کے بارہ میں ہے اور مساقات کی تعریف مشکوٰۃ کے حاشیہ میں یوں لکھی ہے۔ اَلْمُسَاقَاةُ اَنْ يَّدْفَعَ الرَّجُلُ اَشْجَارَهُ اِلٰى غَيْرِهِ لِيَعْمَلَ فِيْهَا وَيُصْلِحَهَا بِالسَّقْيِ وَالتَّرْبِيَةِ عَلٰى سَهْمٍ مُّعَيَّنٍ كَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ مساقات اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے کو معین حصے تہائی یا چوتھائی وغیرہ پر درخت حوالے کرے کہ ان میں کام کرے اور پانی سے ان کی اصلاح اور تربیت کرے۔ اور حیوانے کی صورت قریباً یہی ہے کہ ایک جانور معین حصے پر دوسرے کے حوالے کیا جاتا ہے تاکہ وہ اس کی تربیت کرے پس وہ بھی اس حدیث کی رو سے جائز ہوگا۔

عبداللہ امرتسری ۲۲ اگست سنہ ۱۹۶۳ء

زمین کو ٹھیکہ پر دینا

سوال ۔ زید کی زمین ایک بیگہ ہے بکر اس کو اس شرط پر آباد کرتا ہے کہ تم کو سال میں ایک من یا دو من جو یا گیہوں دیا کروں گا۔ اگرچہ اس زمین میں کھیتی ہو یا نہ ہو۔

جواب ۔ یہ صورت جائز ہے کیونکہ یہ سونے چاندی کے حکم میں ہے اور سونے چاندی کے ساتھ زمین کا دینا درست ہے ہاں اگر یہ کہے کہ اسی زمین کی پیداوار سے دوں گا۔ تو جائز نہیں کیونکہ ایسا ہی ہے جیسے ٹکڑا مقرر کر لیا۔

عبداللہ امرتسری روپڑی ۱۲ محرم سنہ ۱۳۵۶ھ

مجسٹریٹی اور وکالت کا پیشہ

سوال ۔ مجسٹریٹی اور وکالت کا شرعاً کیا حکم ہے۔

جواب ۔ مجسٹریٹی پیشہ وکالت وغیرہ شبہ سے خالی نہیں۔ اگر انسان سچ کے ساتھ رہے اور سچ کی حمایت میں بیانات میں الٹ پلٹ بھی جائز ہو تو بھی ایسے پیشے خطرے میں ہیں کیونکہ قرآن مجید میں ہے من

لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ اور دوسری آیت میں هُمُ الظَّالِمُونَ ہے اور تیسری آیت میں هُمُ الْفَاسِقُونَ ہے اور ظاہر ہے کہ انگریزی قانون بہت جگہ شرع کے خلاف ہے تو کیا خطرہ نہیں کہ یہ پیشہ کہیں ان آیات کے تحت نہ آجائیں شاید کوئی زیادہ کوشش کرے تو بچ بھی سکے۔ اور خلق خدا کی خدمت کا بھی اسے بہترین موقع مل سکے۔ مگر تاہم خطرہ ہے کہ کہیں ملوث نہ ہو جائے۔

خلاصہ یہ کہ حرمت کا فتویٰ تو نہیں۔ مگر بچنا بصورت اچھا ہے۔ تاکہ خطرات سے دور رہے۔

عبداللہ امرتسری از روپڑ ضلع انبالہ ۲ رجنوری ۱۹۳۹ء

وعظ کرکے سوال کرنا

سوال ۔ بلا ضرورت وعظ کرکے سوال کرنا کیسا ہے۔

جواب ۔ بلا ضرورت سوال تو ویسے ہی بُرا ہے وعظ کرکے مانگنا تو زیادہ بُرا ہے کیونکہ اس میں واعظ کی توہین ہے۔ عبداللہ امرتسری روپڑی ۸ محرم ۱۳۵۷ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۳۸ء

چپڑاسی سے ذاتی کام لینا

سوال ۔ سکول میں ایک چپڑاسی ہے جو کہ سکول میں میرے کوارٹر کے نزدیک ہی رہتا ہے۔ شہر چونکہ دور ہے اس لئے بازار سے وہی سودا وغیرہ لاتا ہے۔ تنخواہ اس کو سرکار سے ملتی ہے کیا اس سے کام لینا شرعاً جائز ہے۔

محمد عبداللہ بی اے سیکنڈ ماسٹر ڈی۔ بی سکول جلال آباد غربی فیروزپور ۱۲ محرم

جواب ۔ چپڑاسی سے سودا سلف منگوانا اس کا کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ اس کی ڈیوٹی میں فرق نہ آئے جس پر اس کو تنخواہ ملتی ہے۔ سودا سلف کے علاوہ دوسرے کام لینے کی بھی یہی شرط ہے خواہ کھانا پکانا ہو یا کوئی اور کام ہو۔ سکول کے سقے کا بھی یہی حکم ہے۔ عبداللہ امرتسری

بدعتی کو سودا دینا جبکہ وہ بدعات کو پورا کرنے کیلئے سودا خریدے

سوال ۔ تیجا۔ دسواں۔ چہلم۔ شب برأت، مولود وغیرہ بدعات کو پورا کرنے کی غرض سے اکثر لوگ میدہ، سوجی، کھانڈ، وغیرہ خریدتے ہیں۔ بعض دفعہ اس کا علم دکاندار کو ہوتا ہے اور بعض اوقات نہیں

ہوتا۔ لیکن شب برأت، معراج وغیرہ کو تو بغیر ان کے بتائے بھی یہ علم ہوتا ہے کہ یہ چیزیں کس غرض کے لئے خریدی جا رہی ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسی حالت میں سودا فروخت کرنا شرعاً درست ہے کیا یہ بدعات کی مدد نہیں؟

جواب۔ بلوغ المرام میں حدیث ہے جس میں ایسے شخص پر انگور فروخت کرنے کی ممانعت آئی جو ان سے شراب بناتا تھا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو شخص بدعات کو پورا کرنے کی غرض سے حلوا وغیرہ خریدے اور فروخت کرنے والے کو علم ہو کہ اس کی غرض یہی ہے خواہ بتانے سے علم ہو یا بغیر بتائے تو ایسے شخص پر فروخت نہ کرنا چاہیئے خدا تھوڑی بکری میں زیادہ برکت دے گا۔

عبداللہ امرتسری ۱۰ر صفر ۱۳۵۸ھ

مجہول شے کی بیع کا حکم اور جانور فروخت کرتے وقت شرط

سوال۔ مبیع موجود نہ ہو اور بائع مشتری قیمت کا فیصلہ کر لیں اور قیمت لے دے لیں اور شرط کر لیں کہ اگر مبیع حاملہ نکلے تو پھر یہی قیمت رہے گی ورنہ نہیں کیا یہ درست ہے۔ یہ اہم مسئلہ ہے جبیعہ بھینس او دھیارے پر تھی جو قریب الانتاج ہونے پر اسقاطِ حمل سے بیمار ہو گئی بعدہ کچھ عرصہ گزرنے پر شبہ کیا گیا کہ حاملہ ہے مگر مالک نے بغیر دیکھے تیس روپے قیمت ڈال دی اور نصف قیمت پندرہ روپے وصول کر لی اور شرط کر لی کہ اگر حاملہ ثابت ہو گئی تو پھر یہ قیمت نہیں ہو گی بلکہ وضع حمل پر او دھیارہ ہو گا۔ مبیعہ کا معائنہ ہو رہا ہے اور حاملہ معلوم ہوتی ہے جواب طلب یہ ہے کیا یہ بیع اور شرط فاسد ہے یا نہیں؟

سائل

جواب۔ مبیع جو شے فروخت کی جاتی ہے اگر دونوں فریق نے دیکھی ہوئی ہو تو پھر اس کا کوئی حرج نہیں ورنہ وہ مجہول ہے اور مجہول کی بیع شرعاً درست نہیں۔ اسی لئے حمل وغیرہ کی بیع پیٹ میں جائز نہیں صرف بیع سلف خاص شرائط کے ساتھ جو احادیث میں آئی ہیں جائز ہے لیکن سوال کی صورت اس قسم سے نہیں اور سوال کی صورت میں جو شرط کی گئی ہیں وہ فاسد ہے کیونکہ حدیث میں ہے۔ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ (بلوغ المرام کتاب البیوع) یعنی ایک بیع میں دو بیع جائز نہیں۔ سوال کی صورت میں دو بیع ہیں کیونکہ او دھیارہ ایک قسم کی بیع ہے اس لئے شرط مذکورہ فاسد ہے اور یہ بیع ناجائز ہے۔

عبداللہ امرتسری مدرپڑی

دودھ حاصل کرنے کیلئے بُلّا یا موڑی کا استعمال

سوال ۔ دودھ والے جانور مثلاً گائے بھینس کو دودھ حاصل کرنے کے لئے بُلّا مارنا یا موڑی دینا کیسا ہے؟ اس طرح سے دودھ نکالنے کا حکم کیا ہے؟

عبداللہ الہ پوری

جواب ۔ مشکوٰۃ باب المعجزات میں حدیث ہے کہ

یعلیٰ بن مرۃؓ کہتے ہیں ایک سفر میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین باتیں دیکھی ہیں۔

۱۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے۔ ایک پانی کے اونٹ پر گزرے جب اونٹ نے آپ کو دیکھا تو وہ بڑبڑایا اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی۔ آپ اس پر ٹھہر گئے فرمایا اونٹ والا کہاں ہے وہ آپ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا یہ اونٹ مجھ پر فروخت کر دے۔ اس نے کہا کہ ہم ویسے ہی بطور ہبہ دیتے ہیں لیکن یہ اونٹ ایسے گھر والوں کا ہے جن کا گزارہ اسی پر ہے فرمایا اگر یہ بات ہے تو اس نے زیادتی کام اور کمی چارہ کی شکایت کی ہے پس اس کے ساتھ احسان کرو اور طاقت سے زیادہ اس پر بوجھ نہ ڈالو۔

۲۔ پھر چلے یہاں تک کہ ایک منزل میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ یہاں تک کہ آپ کو ڈھانپ لیا پھر اپنی جگہ کی طرف لوٹ گیا۔ جب جاگے تو میں نے آپ کے پاس یہ واقعہ ذکر کیا۔ فرمایا اس درخت نے خدا سے رسول اللہ پہ (مجھ پر) سلام ڈالنے کے لئے اذن مانگا۔ خدا نے اذن دے دیا۔

۳۔ پھر ہم چلے ایک پانی پر پہنچے۔ وہاں ایک عورت آپ کے پاس اپنا ایک لڑکا لائی جس کو آسیب جن تھا۔ آپ نے لڑکے کے نتھنے پکڑ کر فرمایا نکل میں محمد اللہ کا رسول ہوں پھر چلے جب واپس آئے تو اسی عورت پر سے گزرے آپ نے اس سے بچہ کا حال پوچھا۔ عورت نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نے آپ کے بعد اس سے کوئی آسیب نہیں دیکھا۔

اس حدیث میں اونٹ کی شکایت کا ذکر ہے کہ کام زیادہ لیتے ہیں اور چارہ کم دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جانور پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے بُلّا مارنا یا موڑی دینا بھی ایک بوجھ کی قسم ہے اگر اس کو چارہ ملتا ہے اور دودھ ہے تو اس بوجھ کا کوئی حرج نہیں۔ اگر چارہ پورا نہ ملنے کی وجہ سے جانور کمزور ہے اور دودھ بھی برائے نام ہے تو اس تھوڑی سی طمع کے لئے اتنی تکلیف ٹھیک نہیں اور جن لوگوں کا خیال ہے کہ دودھ مکروہ ہو جاتا ہے

ہے یہ خیال غلط ہے۔ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ وہ اس کو بے شرمی پر محمول کرتے ہوئے یہ خیال کرتے ہیں، مگر چارپائی کا کون سا کام پردہ میں ہے کہ اس کو بھی پردہ میں کیا جائے یہ فضول خیال ہے۔ ہاں اس کی تکالیف کا خیال رکھنا ضروری ہے سو اس کا اندازہ وہی ہے جو حدیث بالا سے مفہوم ہوتا ہے یعنی طاقت موافق بوجھ ڈالے اور چارے کا خیال رکھے رہا اتفاقیہ مرجانا تو یہ بعض دفعہ ڈنڈا محل بے محل مارنے سے بھی ایسا ہوجاتا ہے۔ ایسا ہی بلایا موڑی کے وقت بے احتیاطی سے سمجھ لینا چاہیئے ورنہ بلا یا موڑی کوئی ایسی شے نہیں۔ بلکہ صرف ایک قسم بوجھ ہے جس سے وجود ڈھیلا پڑ جاتا ہے اور دودھ آتا ہے۔

عبداللہ امرتسری روپڑ ۸ ر صفر سنہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۸ ر مارچ سنہ ۱۹۴۰ء

اجرت کا بیان

مدارس اسلامی میں مدرسین کا تنخواہ لینا

سوال :۔ معلمین جو مدارس اسلامی میں تعلیم دیتے ہیں، اگر وہ محنت و مشقت کر کے شکم پروری کریں۔ تو مشاغل دینی فوت ہوتے ہیں مگر اجرت علی التعلیم میں تو ابوداؤد والی حدیث جس میں ایک طلبہ نے اپنے شیخ کو تیر دیا تو آپ نے بعد استفسار دوزخ کی آگ فرمایا اس گرنت میں داخل ہوتے ہیں علماء دین اس معاملہ میں کس جانب کو ترجیح دے کر عامل ہوں۔

جابر طالب علم فیروزپوری مدرسہ رشیدیہ دیروال ضلع امرتسر

جواب :۔ اجرت تعلیم قرآن کے جواز پر چار احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

ایک وہ حدیث ہے جو حضرت ابن عباس سے مروی ہے کہ ایک صحابی نے دم کر کے بکریاں لی تھیں، حضور کو جب علم ہوا تو آپ نے فرمایا۔ اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللهِ سب سے زیادہ حق دار شے جس پر تم اجرت لو کتاب اللہ ہے۔

دوسری وہ حدیث ہے جو سہیل بن سعد سے روایت ہے جس میں ہے کہ ایک عورت نے نکاح کے لئے حضور کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا آپ نے سر نیچے کر لیا ایک شخص نے کہا کہ آپ میرے ساتھ نکاح کر دیں آپ نے اس سے پوچھا کہ مہر لاؤ اس نے کہا کہ مہر میں ادا کرنے کے لئے میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ حتیٰ کہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں پھر آپ نے دریافت کیا کہ قرآن یاد ہے اس نے کہا کہ قرآن تو یاد ہے آپ نے سورۃ بقرہ پر اس کا